

اللہ کے تمام احسانوں میں سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اسے ہمیں ایسا دین دیا جسکی راتیں بھی دن کی طرح روشن ہیں اپنے دین کی بنیاد اللہ نے قرآن وسنت پر قائم کی ہے اسی لئے ہر کلمہ پڑھنے والے سے یہ اقرار کرایا جاتا ہے کہ وہ جب تک زندہ رہے گا وہ اپنی تمام عبادتوں کو اللہ کے لئے خالص اور صرف رسول اللہ ﷺ کے طریقے کی ہی اتباع کرے گا، کیونکہ....

## کامیاب وہ ہے جو اللہ کی ہدایت کی اتباع کرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبَعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

ہم نے کہا: تم سب یہاں سے چلے جاؤ، پس جب بھی تمہارے پاس میری جانب سے ہدایت آئے جو میری ہدایت کی اتباع کرے تو نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ (بقرہ ۳۸:۲)

ہدایت سے انبیاء اور آسمانی کتابیں مراد ہیں۔ تفسیر ابن کثیر (بقرہ ۳۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى

(طہ: ۱۲۳)

جب تمہارے پاس میری جانب سے ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو نہ وہ گمراہ ہوگا اور نہ ہی بد بخت بنے گا۔

## ۲- جو کچھ اللہ کی جانب سے آیا ہے اس کی اتباع کرنا واجب ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ

(اعراف: ۷)

جو کچھ تمہاری جانب تمہارے رب کے پاس سے نازل ہوا ہے اس کی اتباع کرو اور اس کے علاوہ دوسروں کی اتباع نہ کرو۔

”ما نزل الیکم“ سے قرآن وحدیث مراد ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”أَلَا أُنَبِّئُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ“ سنو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اسی کے جیسی ایک چیز اس کے ساتھ دی گئی ہے۔ (صحیح الجامع ۲۶۳۳ ابوداؤد وسند احمد)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے تو تم اسی کی اتباع کرو اور ڈرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (انعام: ۱۵۵)

## ۳: کتاب وسنت کی اتباع گمراہی سے بچنے کا ذریعہ ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

تَرَكْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا: كِتَابُ اللَّهِ وَ سُنَّتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ

میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں تم ان دونوں کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے: وہ اللہ کی کتاب اور میری سنت ہے اور وہ دونوں جدا نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ دونوں حوض پر آجائیں۔ (حاکم: ابو ہریرہؓ) (صحیح الجامع: ۲۹۳۷: صحیح)

## ۴- اختلاف کے وقت کتاب وسنت کی طرف رجوع کیا جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ  
فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ  
إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

اے ایمان والو! تم اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو اور تم میں سے اختیار والوں کی پھر اگر کسی چیز میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی جانب لوٹا دو اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہت ہی بہتر اور، باعتبار انجام بہت ہی اچھا ہے۔ (نساء: ۵۹)

ابن کثیرؒ نے فرمایا:

وَقَوْلُهُ (فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ) قَالَ مُجَاهِدٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ السَّلَفِ أَيْ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ  
وَهَذَا أَمْرٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِأَنْ كُلُّ شَيْءٍ تَنَازَعَ النَّاسُ فِيهِ مِنْ أُصُولِ الدِّينِ وَقُرُوءِهِ أَنْ يَرُدَّ التَّنَازُعُ فِي ذَلِكَ إِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ  
كَمَا قَالَ تَعَالَى (وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكِّمُهُ إِلَى اللَّهِ) فَمَا حَكَمَ بِهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَشَهِدَا لَهُ بِالصَّحَّةِ فَهُوَ الْحَقُّ  
وَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ .

مجاہد اور ان کے علاوہ اکثر سلف نے فرمایا: یہ اللہ عزوجل کا حکم ہے کہ دین کے اصول و فروع میں اگر لوگ اختلاف کریں تو اس اختلاف کو کتاب وسنت کی جانب لوٹایا جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ کی جانب ہوگا“ چنانچہ کتاب وسنت جو فیصلہ کریں اور اس کے بارے میں صحت کا حکم دیں تو وہی حق ہے، اور حق کے علاوہ صرف اور صرف گمراہی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

## ۵۔ منافقین اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے سے راضی نہیں ہوتے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ  
رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا

جب انھیں کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل کی ہے اور رسول کی طرف آؤ تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ کے پاس آنے سے گریز کرتے ہیں۔ (نساء: ۶۱)

## ۶۔ جو چیز رسول سے ثابت ہو اس میں کسی مسلمان کو کچھ اختیار نہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا  
أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ  
وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا

جب اللہ اور اس کے رسول کسی معاملہ کا فیصلہ کر دیں تو کسی مومن اور مومنہ کو ان کے کسی معاملہ کا اختیار نہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو وہ کھلی گمراہی میں چلا جائے گا۔ (احزاب: ۳۶)

## ۷۔ اس شخص کے ایمان کا حال جو رسول کے فیصلہ سے خوش نہ ہو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ  
ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا .

تیرے رب کی قسم! وہ لوگ مومن ہی نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے درمیان ہونے والے اختلاف میں وہ آپ کے فیصلہ کو قبول کر لیں پھر وہ اپنے آپ میں کوئی تنگی نہ محسوس کریں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔  
(نساء: ۶۵)

## نبی ﷺ کی اطاعت اور اتباع کی اہمیت

دین اسلام میں اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت اسی طرح فرض ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرض ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ کوئی بات اس وقت تک نہیں کہتے تھے جب تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی خبر نہ دے یا کسی بات کا آپ کو حکم نہ دے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جس طرح قرآن کی حفاظت کی اسی طرح رسول ﷺ کی حدیثوں کی بھی حفاظت کی ہے۔ اور اسلام کی تکمیل ان ہی دو سے مل کر ہوتی ہے۔ اور انہی میں اصل ہدایت ہے۔

## ۱۔ رسولوں کو کیوں بھیجا گیا۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ

ہم نے تمام رسولوں کو اس لئے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے۔ (النساء ۴: ۶۴)

## ۲۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت جنت میں داخلہ کا سبب ہے

ارشادِ باری ہے

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرَىٰ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا

جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو اللہ اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اور جو پیٹھ پھیرے (اطاعت نہ کرے) گا اس کو سخت سزا دے گا۔  
(الفخ ۲۸: ۱۷)

## ۳۔ رسول کی اطاعت ہدایت کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَإِنْ تَطِيعُوهُ تَهْتَدُوا

(النور ۲۳: ۵۴)

اگر تم اس (رسول) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔

## ۴۔ رسول کی اطاعت کرنا حقیقت میں اللہ کی اطاعت ہے۔

فرماں باری ہے

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ  
وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِیْظًا

جس نے رسول کی اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے پیڑھ پھیرا (انکار کیا) تو ہم نے آپ کو ان پر نگران نہیں بنایا ہے۔ (النساء: ۸۰)

## ۵- اللہ اور رسول کی اطاعت سے روگردانی کا انجام

اللہ جل شانہ نے بیان فرمایا:

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ  
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ

آپ ان سے کہہ دیجئے! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر وہ پیڑھ پھیریں تو (یاد رکھیں) اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ (آل عمران: ۳۲)

## ۶- رسول کی نافرمانی کرنے والے کا انجام :

☆ فتنہ میں گرفتار ہونا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

وہ لوگ ڈریں جو رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں۔ کہیں انہیں کوئی فتنہ نہ آگھرے یا کہیں وہ تکلیف دہ عذاب میں نہ ڈال دیئے جائیں۔ (النور: ۲۴: ۶۳)  
ابن کثیرؒ نے فرمایا: انہیں ڈرنا اور خوف کھانا چاہیے جو رسول کی شریعت کی مخالفت کرتے ہیں چاہے ظاہری طور پر یا باطنی طور پر کہ انہیں کوئی فتنہ نہ آگھرے یعنی ان کے دلوں میں کفر، نفاق یا بدعت کا فتنہ نہ آگھرے (او تصبیم عذاب) یعنی دنیا میں انہیں دردناک عذاب ملے جیسے قتل کیا جانا، حد کا نافرمانی جانا اور قید ہونا وغیرہ۔ (تفسیر ابن کثیر)  
اسی طرح فتنہ یہ بھی ہے کہ آدمی اسلام کی تعلیمات پر عمل نہ کر سکے۔ اور جو اسلام کی تعلیمات پر عمل نہیں کرے گا اس کو عذاب پہنچنا یقینی ہے۔

☆ دنیا میں عذاب

عن سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ

أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ (بِشِمَالِهِ

فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ

قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ - مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَىٰ فِيهِ

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی نے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا آپ نے فرمایا: داہنے ہاتھ سے کھاؤ، اس نے کہا میں داہنے ہاتھ سے نہیں کھا پاؤں گا۔

آپ نے فرمایا: تو پھر تم یقیناً داہنے ہاتھ سے کبھی نہیں کھا پاؤ گے۔ (راوی کہتے ہیں) اس کو صرف تکبر نے داہنے ہاتھ سے کھانے سے روکا تھا۔ تو پھر وہ کبھی بھی اپنے داہنے ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ لے جا سکا۔ (مسلم: الاشربہ: ۲۰۲۱، الدارمی)

## ۷- جنت میں داخلہ ممنوع :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَأْبَى

قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى

میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اسکے جس نے انکار کیا، صحابہ نے پوچھا: کون ہے جو انکار کرے گا آپ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔  
(بخاری: ابوابہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۴۵۱۳)

## ۸۔ نبی ﷺ جو کچھ بھی لے کر آئے اس کو اپنایا جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

(الحشر: ۵۹)

رسول تم کو جو دیں وہ لے لو اور جس سے منع کر دیں اس سے رک جاؤ۔

## ۹۔ رسول کی اتباع اصل رہنمائی ہے اور ولایت کا ذریعہ ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

وَيَغْفِرَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

کہہ دو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو (اگر ایسا کرو گے) تو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔  
(آل عمران: ۳)

## ۱۰۔ بہترین طریقہ رسول ﷺ کا طریقہ ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ

وَخَيْرُ الْهَدَى هُدَى مُحَمَّدٍ

(مسلم: جمع: باب تخفيف الصلاة والخطبة: ۷۸، جابر بن عبد اللہ)

بلاشبہ بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔

## ۱۱۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ بھی محمد ﷺ کی پیروی کرتے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ :

لَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ

مَا حَلَّ لَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اگر موسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان زندہ ہوتے تو میری ہی اتباع ان پر واجب ہوتی۔

(احمد، داری) (شیخ البانی نے اسے حسن کہا ہے اس لئے کہ لاکائی اور بیرونی وغیرہ کے پاس یہ کئی طرق سے موجود ہے۔)

## آدمی کو اتباع سے روکنے والے اسباب

### ۱۔ برے علماء اور سرداروں کی اتباع

جب ایک بندہ کسی دوسرے کی پیروی میں لگ جاتا ہے تو سامنے والا بھی کوشش کرتا ہے کہ وہ اس کی پیروی نہ چھوڑے اور بندہ خود اپنے بڑے کے خلاف کچھ سننا بھی ناپسند کرتا ہے جب کہ حق کے آجانے کے بعد اسے فوراً تسلیم کر لینا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا .  
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا .  
يَوْمَ تَقْلُبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا  
أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ .  
وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَ .

رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنَهُمُ لَعْنًا كَبِيرًا

اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت بھیجی ہے اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے اور اپنا کوئی ولی اور مددگار نہیں پائیں گے اس دن ان کے چہرے کو آگ میں اوندھا کر دیا جائے گا۔ وہ کہیں گے اے کاش ہم اللہ کی اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرتے۔ پھر کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑے لوگوں کی اتباع کی تو انہوں نے ہمیں سیدھی راہ سے بھٹکا دیا۔ اے ہمارے رب تو ان کو دو گنا عذاب دے اور ان پر زبردست لعنت بھیج۔ (احزاب: ۶۳-۶۸)

امام ابن کثیرؒ نے فرمایا کہ ”(وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَ) کے متعلق امام طاووسؒ نے فرمایا ”(سادتنا) سے شرفاء اور سردار لوگ مراد ہیں۔ (و کبرائنا) سے مراد علماء ہیں۔ ابن ابی حاتم سے اس کو روایت کیا ہے۔ یعنی اپنے سادات کی اتباع سے مراد بڑے بڑے علماء اور شیوخ ہیں اور ہم نے رسولوں کی مخالفت کی اور ہم نے یہ یقین کر لیا کہ ان کے پاس بھی کچھ ہے اور یہ کہ وہ خاص قدر و منزلت رکھتے ہیں لیکن وہ تو کسی بھی حیثیت کے نہیں۔

### ۲۔ باپ دادا کے طریقے

جیسا کہ اوپر ہم نے دیکھا کہ حق کے آجانے کے بعد بھی بندہ اسے تسلیم نہیں کرتا کیونکہ وہ اپنے بڑوں کو حق پر سمجھتا ہے اور انسان کے لئے سب سے اہم اس کے باپ دادا ہوتے ہیں لہذا وہ ان کی پیروی کو کب چھوڑ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَىٰ الرَّسُولِ

قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا

أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ .

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ ہم کو وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے

بڑوں کو دیکھا، اگرچہ ان کے بڑے کچھ نہ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں۔

(مائدہ: ۱۰۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَكَذَلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا  
إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ .

اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی بھی بستی میں جب بھی ڈرانے والا بھیجا تو وہاں کے مالدار اور امیر طبقہ نے کہا ہم نے اپنے آباء و اجداد کو ایک دین پر پایا اور ہم انہیں کے  
نقش قدم پر چلیں گے۔ (زخرف: ۲۳: ۲۳)

### ۳۔ خواہشات کی اتباع

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ  
وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ

پھر اگر وہ آپ کی بات نہ مانیں تو آپ جان لیں کہ وہ اپنی خواہشات کی اتباع کر رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی ہدایت چھوڑ کر اپنی خواہشات پر  
لگا ہوا ہو۔ (قصص: ۲۸: ۵۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ  
وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ  
وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ .

ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو نا پسند کرو لیکن وہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہو اور تم کسی چیز کو پسند کرتے ہو ممکن ہے وہ چیز تمہارے حق میں مضرت نصیب دہ ہو۔ یہ سب تو صرف اللہ  
جانتا ہے تم نہیں جانتے۔ (بقرہ: ۲۰: ۲۱۶)

### ۴۔ کثرت کی اتباع کرنا

انسان کو ایک چیز بہت جلد گمراہی میں ڈال دیتی ہے اور وہ یہ ہے کہ بندہ جب کسی گروہ کو زیادہ دیکھتا ہے تو وہ خیال کرتا ہے کہ وہی حق ہے جبکہ.....  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ  
فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ .

آپ کہہ دیجئے! پاک اور گندی چیز ایک جیسی نہیں ہو سکتی خواہ ناپاک کی کثرت تمہیں بھلی معلوم ہو۔ لہذا اے عقل والو! اللہ سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (مائدہ: ۱۰۰)  
سفیانؒ نے فرمایا ”أَسْأَلُكَو سَبِيلَ الْحَقِّ وَلَا تَسْتَوْحِشُوا مِنْ قِلَّةِ أَهْلِهِ“  
سیدھے راستہ پر چلو اہل حق کی قلت سے گھبراؤ نہیں۔ (الاعتصام: مقدمہ: ص ۲۶)

### ۵۔ عقلی ورزش اور قیاس آرائی

ہمیں ہر عمل کو پرکھنا ہے کہ آیا نبی ﷺ نے اسے کیا نہیں جب کہ گمراہی کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان لوگوں نے دین کو چاہا کہ ان کی عقل کے موافق ہو۔ جو چیز ان کی عقل میں نہیں آئی ان  
لوگوں نے اسے چھوڑ دیا اور ہمیں دیکھنا ہے کہ اگر نبی ﷺ نے فرمایا تو وہ حق ہے ہمیں اس پر عمل کرنا اور اس پر ایمان لانا ہے عمل میں اپنی عقل نہیں چلانا ہے۔

عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ  
فَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ  
وَلَوْ لَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ (يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو بوسہ دیا اور فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ تو ایک بے ضرر اور بے فائدہ پتھر ہے اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔  
(متفق علیہ، سنن اربعہ، احمد، دارمی، بخاری، حج: ما ذکر فی الحجر الاسود)

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ  
وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفِّهِ

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اگر دین کا دار و مدار عقل پر ہوتا تو موزے کے اوپری حصہ پر مسح کرنے کے بجائے نچلے حصہ پر مسح کرنا زیادہ بہتر ہوتا۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزے کے اوپری حصہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔  
(احمد، ابوداؤد، الطحاوی: کیف المسح) (صحیح ابی داؤد: ۱۳۷، صحیح)